

# کتاب یوئیل اور لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر تین

سرخ شراب کا انگورستان

Jeff Pippenger

2025-12-03

ہم نے گزشتہ مضمون اس سوال پر ختم کیا: "ان تصورات کے پیش نظر یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ 9/11 کے وقت کتاب یوئیل وہ پیغام کیسے بنی جس کی پطرس نے پنتیکست کے موقع پر نشاندہی کی؟"

پطرس یہ واضح کر رہا تھا کہ یوم پنتیکست کو یوئیل کی پیشگوئی پوری ہو رہی تھی، جو پنتیکست کے موسم کے اختتام کو نشان زد کرنے والا ایک وقت تھا۔ پنتیکست کے موسم کے آغاز میں روح القدس کا ایک ظہور ہوا، اور پھر اس کے اختتام پر روح القدس کا اس سے بھی بڑا ظہور ہوا۔ ایمان کے ذریعے یہ سمجھتے ہوئے کہ بائبل اور روح نبوت دونوں یوئیل کو آخری بارش کے زمانے پر منطبق کرتے ہیں، ہم جان سکتے ہیں کہ یوئیل کی کتاب 9/11 پر موجودہ سچائی بن گئی؛ اور یہ کہ اس کتاب کا ہر پہلو اس نبوتی تاریخ سے براہ راست کلام کرے گا جو 9/11 سے شروع ہو کر سات آخری بلاؤں تک، انہیں بھی شامل کرتے ہوئے، جاری رہتی ہے، جنہیں یوئیل "خداوند کا دن" قرار دیتا ہے۔

1888 کی تمثیل کے مطابق، 11 ستمبر کو لاودکیائی پیغام کی پیشکش موجودہ آزمائشی سچائی بن گئی۔ اشعیاہ باب اٹھاون میں اسی پیغام کی تمثیل کرتا ہے، نرسنگ کی آواز سے خدا کے لوگوں کو ان کی خطائیں دکھاتے ہوئے۔ جس "دن" اشعیاہ اپنی آواز نرسنگ کی مانند بلند کرنا شروع کرتا ہے، وہی دن ہے جب وہ تانکستان کا گیت گاتا ہے۔

اس دن تم اس کے لیے یہ گیت گاؤ: سرخ شراب کا تانکستان۔ میں، خداوند، اس کی حفاظت کرتا ہوں؛ میں اسے ہر لمحہ سیراب کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اسے نقصان پہنچائے، میں دن رات اس کی نگہبانی کروں گا۔ غیظ و غضب مجھ میں نہیں؛ کون ہے جو جنگ میں میرے خلاف جھاڑیاں اور کانٹے کھڑے کرے؟ میں ان کے بیچ سے گزر جاؤں گا؛ میں انہیں اکٹھا جلا دوں گا۔ یا وہ میری قوت کو تھام لے تاکہ وہ مجھ سے صلح کرے؛ ہاں، وہ مجھ سے صلح کرے گا۔ وہ یعقوب کی اولاد کو جڑ پکڑائے گا؛ اسرائیل شگوفہ بکھیرے گا اور کلیاں نکالے گا، اور روئے زمین کو پھل سے بھر دے گا۔ اشعیا 6-27:2

جدید روحانی اسرائیل "پھولے گا اور کلیاں نکالے گا، اور دنیا کے رخ کو پھل سے بھر دے گا" پچھلی بارش کے دور میں، کیونکہ پہلی بارش پودے میں کلیاں اور شگوفے لاتی ہے، اور پچھلی بارش پھل پیدا کرتی ہے۔ جب 9/11 کو نیویارک کی عمارتیں گر پڑیں تو مکاشفہ اٹھارہ کا زور آور فرشتہ نازل ہوا اور پچھلی بارش کے چھینٹے پڑنے لگے۔ اس وقت خدا کے نگہبانوں کو لاودکیہ کی کلیسیا کے لیے نرسنگا پھونکنا تھا۔ اشعیا کا پیغام جو خدا کی قوم کے گناہوں کی نشاندہی کرتا ہے، سرخ شراب کے تانکستان کا گیت بھی ہے۔ یوایل کا پہلا باب یہی پیغام ہے۔

خداوند کا کلام جو پتوئیل کے بیٹے یوایل پر نازل ہوا۔

اے بزرگو، یہ سنو، اور اے ملک کے سب باشندے، کان لگاؤ۔ کیا تمہارے زمانے میں، یا تمہارے باپ دادا کے زمانے میں، کبھی ایسا ہوا ہے؟ اس بات کو اپنے بچوں کو بتاؤ، اور تمہارے بچے اپنے بچوں کو بتائیں، اور ان کے بچے اگلی نسل کو بتائیں۔

جو کچھ گُہرے نے چھوڑا تھا اسے ٹڈی نے کھایا؛ اور جو کچھ ٹڈی نے چھوڑا تھا اسے گھن نے کھایا؛ اور جو کچھ گھن نے چھوڑا تھا اسے سنڈی نے کھایا۔

اے شرابیوں، جاگو اور روؤ؛ اور اے شراب پینے والو، سب کے سب چیخو، تازہ شراب کی وجہ سے؛ کیونکہ وہ تمہارے منہ سے چھین لی گئی ہے۔

کیونکہ ایک قوم میرے ملک پر چڑھ آئی ہے، زور آور اور بے شمار، جس کے دانت شیر کے دانت ہیں، اور اس کے جبڑے کے دانت بڑے شیر کے ہیں۔ اس نے میری تاک کو ویران کیا، اور میرے انجیر کے درخت کی چھال اتار دی؛ اسے بالکل ننگا کر کے پھینک دیا، اور اس کی شاخیں سفید ہو گئیں۔ ٹاٹ سے کمر بندھی ہوئی ایک کنواری کی مانند اپنے شباب کے شوہر کے لیے نوحہ کر۔ غلہ کی قربانی اور پینے کی قربانی خداوند کے گھر سے منقطع ہو گئی ہے؛ کاہن، جو خداوند کے خادم ہیں، ماتم کرتے ہیں۔ کھیت اُجاڑ ہو گیا ہے، ملک ماتم کرتا ہے؛ کیونکہ غلہ برباد ہو گیا ہے؛ نئی مے سوکھ گئی ہے، روغن پڑمردہ ہو گیا ہے۔

شرمندہ ہو جاؤ، اے کسانو؛ اور اے انگور کے باغبان، گندم اور جو کے سبب نوحہ کرو، کیونکہ کھیت کی فصل تباہ ہو گئی ہے۔ تاک سوکھ گئی ہے، اور انجیر کا درخت کُلا گیا ہے؛ انار کا درخت، کھجور کا درخت بھی، اور سیب کا درخت، بلکہ کھیت کے سب درخت، مرجھا گئے ہیں، کیونکہ بنی آدم میں سے خوشی زائل ہو گئی ہے۔

کمر باندھو اور نوحہ کرو، اے کاہنو؛ اے مذبح کے خادموں، چیخو؛ آؤ، اے میرے خدا کے خادموں، ٹاٹ اوڑھ کر ساری رات پڑے رہو؛ کیونکہ اناج کی قربانی اور پینے کی قربانی تمہارے خدا کے گھر سے روک لی گئی ہے۔ روزہ مقدس کرو، ایک مقدس اجتماع بلاؤ، بزرگوں اور ملک کے سب باشندوں کو اپنے خداوند خدا کے گھر میں جمع کرو، اور خداوند کو پکارو؛ ہائے اس دن پر! کیونکہ خداوند کا دن نزدیک ہے، اور وہ قادر مطلق کی طرف سے ہلاکت کی مانند آئے گا۔ کیا ہماری آنکھوں کے سامنے خوراک کٹ نہیں گئی؟ ہاں، خوشی اور شادمانی بھی ہمارے خدا کے گھر سے جاتی رہی ہے۔ بیچ مٹی کے ڈھیلوں کے نیچے سڑ گیا ہے، غلہ خانے ویران پڑے ہیں، کوٹھاریں ٹوٹ گئی ہیں؛ کیونکہ غلہ مرجھا گیا ہے۔ جانور کیسے کراہ رہے ہیں! مویشیوں کے ریوڑ پریشان ہیں کیونکہ ان کے لئے چراگاہ نہیں؛ ہاں، بھیڑوں کے گلے بھی تباہ حال ہو گئے ہیں۔

اے خداوندا، میں تجھ سے فریاد کروں گا: کیونکہ آگ نے بیابان کی چراگاہوں کو بھسم کر دیا ہے، اور شعلہ نے میدان کے سب درختوں کو جلا دیا ہے۔ میدان کے جانور بھی تجھ سے فریاد کرتے ہیں: کیونکہ پانی کے نالے سوکھ گئے ہیں، اور آگ نے بیابان کی چراگاہوں کو بھسم کر دیا ہے۔ یوایل 1:1-20۔

یوایل کا پہلا باب خدا کے تاکستان کی تباہی پر گفتگو کرتا ہے۔ اشعیاہ "اس دن" کو اس دن کے طور پر مقرر کرتا ہے جب پچھلی بارش شروع ہوتی ہے، کیونکہ اس دن پودے پھولنے اور کلیاں باندھنے لگتے ہیں۔ یہ حقیقت کہ اشعیاہ ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کے لوگ "جڑ پکڑیں گے"، "پھولیں گے اور کلیاں باندھیں گے" اور زمین کو "پھل" سے بھر دیں گے، تین مراحل پر مشتمل ایک تدریجی تاریخ کی تصویر کشی کرتی ہے۔ پودا زمین میں "جڑ" پکڑتا ہے۔ لہذا "جڑ پکڑنا" کا مطلب ہے زمین پر قائم ہونا، یعنی سب سے نچلی سطح یا بنیاد۔ جو لوگ "یعقوب میں سے نکلتے ہیں" "جڑ پکڑتے" ہیں اور پھر انہیں "اسرائیل" کہا جاتا ہے۔ جو لوگ لاودکیائی تجربے سے نکل آتے ہیں وہ پھر فلاولفائی کہلاتے ہیں، اگرچہ اس تجربے کو برقرار رکھنے کے لیے ایک آزمائشی عمل میں فتح درکار ہے جو اتوار کے قانون پر ختم ہوتا ہے۔

یعقوب (جگہ لینے والا) اور اسرائیل (غلبہ پانے والا) کے درمیان نبوی تعلق اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ 9/11 پر جو لوگ بنیادوں کی طرف پلٹ کر "جڑ پکڑتے" ہیں، وہیں اور اسی وقت عہد کے رشتے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ نبوی مفہوم میں نام کی تبدیلی عہد کی علامت ہے، جیسا کہ ابرام سے ابراہیم، ساری سے سارہ، یعقوب سے اسرائیل اور دیگر میں ظاہر ہے۔ اس آیت میں، جو لوگ 9/11 پر قدیم

بنیادی سچائیوں کی طرف لوٹے، وہ اس وقت عہد کے رشتے میں داخل ہوئے جب بارش نے شگوفے اور کلیاں پیدا کرنا شروع کیں۔ اتوار کے قانون کے وقت ساری دنیا "پہل" سے بھر جائے گی، کیونکہ اس وقت بارش بے حساب انڈیلی جائے گی۔

اشعیاء کو خود اشعیاء اور ظاہرے کہ دوسرے تمام انبیا کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے، مگر اشعیاء کو چاہیے کہ وہ اپنی آواز نرسنگے کی مانند بلند کرے اور تاکستان کے گیت کے سیاق میں لاوڈیکہ کے ساتویں دن کے ایڈونٹسٹوں کو اُن کے گناہ دکھائے۔ وہ گیت یسوع نے تاکستان کی تمثیل میں سنایا تھا۔ جب اُس نے صلیب سے پہلے آخری بار یروشلم پر نظر ڈالی تو اسی تاکستان نے اسے رلا دیا؛ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ قدیم اسرائیل اپنی آزمائشی مدت کے انجام تک پہنچ چکے ہیں اور خدا کے عہد کی قوم ہونے کے ناطے اُنہیں ایک طرف رکھا جا رہا ہے۔ اسی وقت مسیح ایک ایسی قوم کے ساتھ عہد میں داخل ہو رہا تھا جو خدا کے تاکستان سے مناسب پہل پیدا کرے گی۔ آغاز میں یسوع کی تاکستان کی کہانی ہو یا آخر میں یسوع کی، جو لوگ نئے عہد کی قوم بنے وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے تھے۔ مسیح نے اشعیاء کی تاکستان والی پیشین گوئی کا ذکر کیا، جیسا کہ سسٹر وائٹ بھی کرتی ہیں۔

انگور کے باغ کی تمثیل صرف یہودی قوم پر ہی منطبق نہیں ہوتی۔ اس میں ہمارے لیے بھی ایک سبق ہے۔ اس زمانے کی کلیسیا کو خدا نے عظیم امتیازات اور برکتوں سے نوازا ہے، اور وہ اسی کے مطابق ثمر کی توقع رکھتا ہے۔ مسیح کی تمثیلوں کے اسباق، صفحہ 296۔

وہ عبارت پڑھنا سبق آموز ہے جو روح نبوت کے آخری بیان تک پہنچاتی ہے۔

باب ۲۳-خداوند کا تاکستان

یہودی قوم

دو بیٹوں کی تمثیل کے بعد تاکستان کی تمثیل بیان کی گئی۔ ایک میں مسیح نے علمائے یہود کے سامنے اطاعت کی اہمیت رکھی۔ دوسری میں انہوں نے اسرائیل پر عطا کی گئی فراواں برکتوں کی طرف اشارہ کیا، اور ان کے ذریعے ان کی اطاعت پر خدا کے حق کو ظاہر کیا۔ انہوں نے ان کے سامنے خدا کے مقصد کا جلال رکھا، جسے وہ اطاعت کے ذریعے پورا کر سکتے تھے۔ مستقبل سے پردہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے دکھایا کہ کس طرح خدا کے مقصد کو پورا نہ کرنے کے باعث پوری قوم خدا کی برکت سے محروم ہو رہی تھی اور اپنے اوپر تباہی لے آ رہی تھی۔

'ایک گھر کا مالک تھا، مسیح نے کہا، جس نے انگور کا باغ لگایا، اور اس کے چاروں طرف باڑ لگائی، اور اس میں انگور نچوڑنے کے لیے حوض کھودا، اور ایک مینار بنایا، اور اسے ٹھیکے پر مزارعوں کو دے دیا، اور دور ملک کو چلا گیا.'

اس تاکستان کا بیان نبی یسعیاہ نے کیا ہے: "اب میں اپنے محبوب کے لیے اپنے محبوب کا گیت اس کے تاکستان کے بارے میں گاؤں گا۔ میرے محبوب کا ایک تاکستان نہایت زرخیز پہاڑی پر ہے؛ اور اُس نے اس کے گرد باڑ لگا دی، اس کے پتھر چن لیے، اور اسے چنیدہ بیل سے لگایا، اور اس کے بیج میں ایک مینار بنایا، اور اس میں انگور کے رس کا حوض بھی بنایا؛ اور اُس نے یہ چاہا کہ یہ انگور پیدا کرے۔" یسعیاہ 5:1، 2۔

کاشتکار بیابان میں سے زمین کا ایک قطعہ چنتا ہے؛ وہ اسے باڑ لگا کر گھیرتا ہے، صاف کرتا ہے، جوتتا ہے، اور اس میں نفیس تاکیں لگاتا ہے، اس امید پر کہ بھرپور فصل ملے گی۔ یہ قطعہ زمین، اپنی اس برتری کی بنا پر جو اسے غیر آباد ویرانے پر حاصل ہے، اس سے یہ توقع پیدا کرتا ہے کہ اپنی کاشت میں اس کی دیکھ بھال اور محنت کے نتائج دکھا کر اس کی عزت بڑھائے۔ اسی طرح خدا نے دنیا میں سے ایک قوم کو چن لیا تھا تاکہ مسیح کے ذریعے اُن کی تربیت اور تعلیم ہو۔ نبی کہتا ہے، "رب الافواج کا تاکستان اسرائیل کا گھرانہ ہے، اور یہوداہ کے مرد اُس کا پسندیدہ پودا ہیں۔" یسعیاہ

5:7. اس قوم پر خدا نے بڑے امتیازات عطا کیے، اپنی فراوان نیکی سے انہیں خوب برکت دی۔ وہ ان سے یہ توقع رکھتا تھا کہ وہ پھل لا کر اسے جلال دیں۔ انہیں اس کی بادشاہی کے اصول ظاہر کرنے تھے۔ گری ہوئی، شریر دنیا کے بیچ انہیں خدا کے کردار کی نمائندگی کرنی تھی۔

خداوند کے انگورستان کی حیثیت سے انہیں ایسا پھل پیدا کرنا تھا جو بت پرست قوموں کے پھل سے بالکل مختلف ہو۔ یہ بت پرست لوگ بدی کے کاموں کے لیے اپنے آپ کو سپرد کر چکے تھے۔ تشدد اور جرائم، حرص و طمع، ظلم و جبر، اور نہایت فاسد روشیں بلا روک ٹوک اختیار کی جاتی تھیں۔ بدکاری، پستی اور مصیبت اس فاسد درخت کے پھل تھے۔ اس کے بالکل برعکس، خدا کی لگائی ہوئی تاک پر لگنے والا پھل ہونا تھا۔

یہودی قوم کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ خدا کے اس کردار کی نمائندگی کرے جو موسیٰ پر ظاہر کیا گیا تھا۔ موسیٰ کی دعا، 'مجھے اپنا جلال دکھا'، کے جواب میں خداوند نے وعدہ کیا، 'میں اپنی ساری نیکی تیرے آگے سے گزار دوں گا'۔ خروج 33:18، 19۔ 'اور خداوند اس کے آگے سے گزرا اور پکار کر کہا، خداوند، خداوند خدا، رحیم و کریم، دیرگیر، اور نیکی اور سچائی میں کثیر، ہزاروں پر احسان قائم رکھنے والا، بدی اور خطا اور گناہ کو معاف کرنے والا'۔ خروج 34:6، 7۔ یہ وہ پھل تھا جو خدا اپنے لوگوں سے چاہتا تھا۔ اپنے کردار کی پاکیزگی میں، اپنی زندگیوں کے تقدس میں، اپنی رحمت، محبت بھری مہربانی اور شفقت میں، انہیں یہ ظاہر کرنا تھا کہ 'خداوند کی شریعت کامل ہے، جان کو بحال کرتی ہے'۔ زبور 19:7۔

یہودی قوم کے وسیلہ سے خدا کا مقصد یہ تھا کہ وہ تمام قوموں کو وافر برکتیں عطا کرے۔ اسرائیل کے وسیلہ سے پوری دنیا میں اس کی روشنی کے پھیلاؤ کے لیے راستہ تیار کیا جانا تھا۔ دنیا کی قوموں نے فاسد طریقوں کی پیروی کر کے خدا کی معرفت کھو دی تھی۔ تاہم اپنی رحمت میں خدا نے انہیں وجود سے مٹا نہیں دیا۔ اس نے ارادہ کیا کہ اپنی کلیسیا کے وسیلہ سے انہیں اس سے واقف ہونے کا موقع دے۔ اس کا منصوبہ یہ تھا کہ اس کی قوم کے وسیلہ سے ظاہر کیے گئے اصول انسان میں خدا کی اخلاقی صورت کی بحالی کا ذریعہ بنیں۔

اسی مقصد کی تکمیل کے لیے خدا نے ابراہیم کو اس کے بت پرست رشتہ داروں کے درمیان سے نکالا اور اسے حکم دیا کہ وہ کنعان کے ملک میں سکونت اختیار کرے۔ اس نے کہا، 'میں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا، اور میں تجھے برکت دوں گا، اور تیرا نام عظیم کروں گا؛ اور تو برکت کا باعث ہوگا'۔ پیدائش 12:2۔

ابراہیم کی اولاد، یعنی یعقوب اور اس کی نسل، کو مصر اتارا گیا تاکہ اس عظیم اور شریر قوم کے درمیان وہ خدا کی بادشاہی کے اصول ظاہر کریں۔ یوسف کی دیانت اور پوری مصری قوم کی جانیں بچانے میں اس کا شاندار کام مسیح کی زندگی کی عکاسی کرتا تھا۔ موسیٰ اور بہت سے دوسرے خدا کے گواہ تھے۔

جب خداوند نے اسرائیل کو مصر سے نکالا تو اس نے پھر اپنی قدرت اور اپنی رحمت ظاہر کی۔ غلامی سے ان کی رہائی میں اس کے عجیب کام اور بیابان کے سفر میں ان کے ساتھ اس کے معاملات محض ان ہی کے فائدے کے لیے نہ تھے۔ یہ سب گرد و پیش کی قوموں کے لیے ایک سبق آموز مثال تھے۔ خداوند نے اپنے آپ کو ایسے خدا کے طور پر ظاہر کیا جو ہر انسانی اقتدار اور عظمت سے برتر ہے۔ اپنی قوم کی خاطر اس کے کیے ہوئے نشانوں اور عجائبات نے یہ ظاہر کیا کہ اس کی قدرت فطرت پر بھی ہے اور ان سب سے بڑوں پر بھی جو فطرت کی پرستش کرتے تھے۔ خدا آخری ایام میں جس طرح زمین سے گزرے گا، اسی طرح وہ مصر کی متکبر سرزمین سے گزرا۔ آگ اور طوفان، زلزلہ اور موت کے ساتھ، عظیم 'میں ہوں' نے اپنی قوم کو چھڑا لیا۔ اس نے انہیں غلامی کی سرزمین سے نکال لیا۔ اس نے انہیں 'بڑے اور خوفناک بیابان سے گزارا، جہاں آتشیں سانپ اور بچھو اور پیاس تھی'۔ استثنا 8:15۔ اس نے 'چقماقی چٹان' سے ان کے لیے پانی نکالا اور انہیں 'آسمانی

غلہ ' کھلایا۔ زبور 78:24۔ 'کیونکہ، موسیٰ نے کہا، خداوند کا حصہ اُس کی قوم ہے؛ یعقوب اُس کی میراث کا قرعہ ہے۔ اُس نے اُسے بیابان ملک میں اور سنسان، چلاتے بیابان میں پایا؛ اُس نے اُس کی راہبری کی، اُسے تعلیم دی، اُسے اپنی آنکھ کی پتلی کی مانند محفوظ رکھا۔ جیسے عقاب اپنا گھونسلا ہلاتا ہے، اپنے بچوں پر منڈلاتا ہے، اپنے پر پھیلاتا ہے، انہیں اٹھا لیتا ہے، اپنے پروں پر اٹھا لیتا ہے: اسی طرح خداوند ہی اکیلا اُسے لے چلا، اور اُس کے ساتھ کوئی بیگانہ خدا نہ تھا۔' استثنا 9:32-12۔ یوں وہ انہیں اپنے پاس لے آیا تاکہ وہ حق تعالیٰ کے سایہ میں بسیں۔

مسیح بیابان میں بنی اسرائیل کی سرگردانیوں کے دوران ان کے پیشوا تھے۔ دن کو بادل کے ستون اور رات کو آگ کے ستون میں مستور ہو کر وہ ان کی راہبری و رہنمائی کرتا رہا۔ اس نے انہیں بیابان کے خطرات سے محفوظ رکھا، انہیں ارض موعود میں داخل کیا، اور ان تمام قوموں کے روبرو جو خدا کو تسلیم نہیں کرتی تھیں، اسرائیل کو اپنی برگزیدہ ملکیت، خداوند کا تاکستان، ٹھہرایا۔

خدا کے اقوال اس قوم کے سپرد کیے گئے تھے۔ وہ اس کی شریعت کے احکام—یعنی سچائی، عدالت اور پاکیزگی کے ابدی اصول—کی باڑ سے گھیرے گئے تھے۔ ان اصولوں کی اطاعت ان کی حفاظت بنی تھی، کیونکہ یہ انہیں اس بات سے بچاتی کہ وہ گناہ آلود طریقوں سے خود کو تباہ کریں۔ اور جیسے تاکستان میں ایک مینار ہوتا ہے، خدا نے ملک کے وسط میں اپنا مقدس بیکل قائم کیا۔

مسیح ان کے معلم تھے۔ جیسے وہ بیابان میں ان کے ساتھ تھے، ویسے ہی وہ اب بھی ان کے معلم اور رہنما تھے۔ خیمہ اجتماع اور بیکل میں اس کا جلال کفارہ گاہ کے اوپر مقدس شہینہ میں سکونت پذیر تھا۔ ان کی خاطر وہ مسلسل اپنی محبت اور صبر کی دولت ظاہر کرتا رہا۔

خدا نے چاہا کہ اپنی قوم اسرائیل کو حمد اور جلال کا باعث بنائے۔ انہیں ہر روحانی فائدہ عطا کیا گیا۔ ایسے کردار کی تشکیل کے لیے جو انہیں اپنا نمائندہ بنائے، خدا نے ان سے کوئی بھی سازگار چیز نہیں روکی۔

خدا کے قانون کی اطاعت انہیں دنیا کی قوموں کے سامنے خوشحالی کے عجائبات بنا دیتی۔ جو انہیں ہر طرح کی کاریگری میں حکمت اور مہارت دے سکتا تھا وہ ان کا معلم بنا رہتا، اور اپنی شریعت کی اطاعت کے ذریعے انہیں سرفراز اور بلند مرتبہ کرتا۔ اگر وہ فرمانبردار ہوتے تو وہ ان بیماریوں سے محفوظ رہتے جو دوسری قوموں کو لاحق تھیں، اور انہیں ذہنی قوت کی برکت حاصل ہوتی۔ خدا کا جلال، اس کی شان و شوکت اور قدرت، ان کی ساری خوشحالی میں ظاہر ہونا تھا۔ انہیں کاہنوں اور شہزادوں کی بادشاہی ہونا تھا۔ خدا نے انہیں زمین پر عظیم ترین قوم بننے کے لیے ہر سہولت فراہم کی تھی۔

نہایت واضح انداز میں مسیح نے موسیٰ کے ذریعے ان کے سامنے خدا کا مقصد رکھا تھا اور ان کی خوشحالی کی شرائط کو صاف طور پر بیان کر دیا تھا۔ 'تو خداوند اپنے خدا کے لیے ایک مقدس قوم ہے،' اس نے کہا؛ 'خداوند تیرا خدا ہے تجھے اپنے لیے ایک خاص قوم ہونے کے لیے چن لیا ہے، روئے زمین پر موجود سب لوگوں سے بڑھ کر.... پس جان لے کہ خداوند تیرا خدا، وہی خدا ہے، وفادار خدا، جو ان کے ساتھ عہد اور رحمت کو قائم رکھتا ہے جو اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کے احکام مانتے ہیں، ہزار پشت تک.... پس تو احکام اور آئین اور فیصلے جن کا میں آج تجھے حکم دیتا ہوں، ان پر عمل کر۔ چنانچہ یہ ہوگا کہ اگر تم ان فیصلوں کو سنو، اور ان کو مانو اور ان پر عمل کرو، تو خداوند تیرا خدا تیرے ساتھ وہ عہد اور وہ رحمت قائم رکھے گا جس کی اس نے تیرے باپ دادا سے قسم کھائی؛ اور وہ تجھ سے محبت رکھے گا، اور تجھے برکت دے گا، اور تجھے بڑھائے گا: وہ تیرے بطن کے پھل کو، اور تیری زمین کے پھل کو، تیرے اناج، اور تیری بے، اور تیرے تیل کو، تیری گایوں کی افزائش کو، اور تیری بھیڑوں کے ریوڑ کو اس ملک میں برکت دے گا جیسے دینے کی اس نے تیرے باپ دادا سے قسم کھائی تھی۔ تو سب لوگوں سے بڑھ کر مبارک ہوگا.... اور خداوند تجھ سے سب بیماری دور کر دے گا، اور مصر کی وہ بری بیماریاں جو تو جانتا ہے، ان میں سے کسی کو بھی تجھ پر نہ لائے گا۔'

اگر وہ اُس کے احکام پر عمل کریں تو خدانے وعدہ کیا کہ وہ انہیں بہترین گندم دے گا، اور چٹان میں سے شہد نکال کر انہیں دے گا۔ وہ انہیں عمرِ دراز سے سیراب کرے گا، اور انہیں اپنی نجات دکھائے گا۔

خدا کی نافرمانی کے باعث آدم اور حوا باغِ عدن کھو بیٹھے تھے، اور گناہ کے باعث تمام زمین پر لعنت آگئی تھی۔ لیکن اگر خدا کی قوم اس کی ہدایات پر چلتی، تو ان کی زمین پھر سے زرخیزی اور خوبصورتی میں بحال ہو جاتی۔ خدانے خود انہیں زمین کی کاشت کاری کے بارے میں ہدایات دی تھیں، اور اس کی بحالی میں انہیں اس کے ساتھ تعاون کرنا تھا۔ یوں ساری زمین، خدا کے اختیار میں، روحانی سچائی کی ایک سبق آموز مثال بن جاتی۔ جس طرح اس کے قدرتی قوانین کی اطاعت میں زمین اپنے خزانے پیدا کرتی ہے، اسی طرح اس کے اخلاقی قانون کی اطاعت میں لوگوں کے دلوں میں اس کے کردار کی صفات جھلکنی تھیں۔ حتیٰ کہ بت پرست بھی ان لوگوں کی برتری کو پہچان لیتے جو زندہ خدا کی خدمت اور عبادت کرتے ہیں۔

"دیکھو"، موسیٰ نے کہا، "میں نے تمہیں آئین اور احکام سکھائے ہیں، جیسا کہ خداوند میرے خدانے مجھے حکم دیا تھا، تاکہ جس ملک میں تم جا رہے ہو کہ اسے اپنے قبضہ میں لو، وہاں تم اسی طرح کرو۔ پس ان کی پاسداری کرو اور ان پر عمل کرو، کیونکہ قوموں کے سامنے یہی تمہاری دانائی اور تمہاری سمجھ ہے؛ وہ ان سب آئینوں کو سنیں گی اور کہیں گی، یقیناً یہ بڑی قوم دانا اور سمجھ رکھنے والی ہے۔ کیونکہ کون سی ایسی بڑی قوم ہے جس کے پاس ایسا خدا ہو جو ان کے اس قدر نزدیک ہو، جیسے خداوند ہمارا خدائے ہر اس بات میں جس کے لیے ہم اسے پکارتے ہیں؟ اور کون سی ایسی بڑی قوم ہے جس کے پاس اتنے راستباز آئین اور احکام ہوں جیسے یہ ساری شریعت ہے جسے میں آج تمہارے سامنے رکھتا ہوں؟" استثنا ۴:۵-۸.

بنی اسرائیل کو وہ تمام علاقہ اپنے قبضے میں لینا تھا جسے خدانے ان کے لیے مقرر کیا تھا۔ جو قومیں برحق خدا کی عبادت اور خدمت کو رد کرتی تھیں انہیں بے دخل کیا جانا تھا۔ لیکن خدا کا مقصد یہ تھا کہ اسرائیل کے وسیلہ سے اپنی ذات اور صفات کے انکشاف کے ذریعے لوگ اس کی طرف کھینچے جائیں۔ تمام دنیا کو خوشخبری کی دعوت دی جانی تھی۔ نظامِ قربانی کی تعلیم کے ذریعے مسیح قوموں کے سامنے بلند کیا جانا تھا، اور جو کوئی اس کی طرف نظر کرے وہ زندگی پائے۔ جو کوئی بھی، کنعانی راحب اور موآبی روتھ کی طرح، بت پرستی سے پھر کر برحق خدا کی عبادت کی طرف آتا، اسے اپنے آپ کو اس کی برگزیدہ قوم کے ساتھ شامل کر لینا تھا۔ اور جیسے اسرائیل کی تعداد بڑھتی جاتی، وہ اپنی سرحدوں کو وسیع کرتے جاتے، یہاں تک کہ ان کی بادشاہی ساری دنیا پر محیط ہو جاتی۔

خدانے یہ چاہا کہ تمام اقوام اس کی رحمت بھری حکمرانی کے زیر سایہ آجائیں۔ اس نے یہ چاہا کہ زمین خوشی اور امن سے بھر جائے۔ اس نے انسان کو خوشی کے لیے پیدا کیا، اور وہ آرزو مند ہے کہ انسانی دلوں کو آسمانی سلامتی سے لبریز کر دے۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ زمین کے خاندان اس عظیم آسمانی خاندان کی علامت ہوں۔

لیکن اسرائیل نے خدا کے مقصد کو پورا نہ کیا۔ خداوند نے فرمایا، 'میں نے تجھے ایک عمدہ تاک، بالکل صحیح بیج سے، لگایا تھا؛ پھر تو میرے لیے بیگانہ تاک کی بگڑی ہوئی شاخ کیسے بن گیا؟' یرمیاہ 2:21۔ 'اسرائیل ایک خالی تاک ہے؛ وہ اپنے ہی لیے پھل لاتا ہے۔' ہوسع 10:1۔ 'اور اب، اے یروشلمیم کے رہنے والو اور یہوداہ کے مردو، میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ میرے اور میرے تاکستان کے درمیان انصاف کرو۔ میرے تاکستان کے لیے اور کیا کچھ کیا جا سکتا تھا جو میں نے اس میں نہ کیا؟ پھر جب میں نے امید کی کہ وہ انگور لائے گا تو اس نے جنگلی انگور کیوں لائے؟ اور اب آؤ؛ میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں اپنے تاکستان کے ساتھ کیا کروں گا؛ میں اس کی باڑ پٹا دوں گا اور وہ چر لی جائے گی؛

اور اس کی دیوار گرا دوں گا اور وہ پامال کی جائے گی؛ اور میں اسے ویران کر دوں گا؛ نہ اس کی چھٹائی ہوگی نہ اس کی کھدائی ہوگی؛ بلکہ اس میں جھاڑیاں اور کانٹے اگ آئیں گے؛ اور میں بادلوں کو بھی حکم دوں گا کہ وہ اس پر بارش نہ برسائیں۔ کیونکہ ... وہ انصاف کا منتظر تھا، مگر دیکھو ظلم؛ صداقت کا، مگر دیکھو فریاد۔' یسعیاہ 3:5-7۔

خداوند نے موسیٰ کے وسیلہ سے اپنی قوم کے سامنے بے وفائی کے انجام کو پیش کر دیا تھا۔ اس کے عہد کو ماننے سے انکار کر کے وہ اپنے آپ کو خدا کی زندگی سے الگ کر لیں گے، اور اس کی برکت ان پر نہ آسکے گی۔ موسیٰ نے کہا، 'خبردار! ایسا نہ ہو کہ تو اپنے خداوند خدا کو بھول جائے، اس کے احکام، اس کے فیصلوں اور اس کے قوانین کو نہ مان کر، جن کا میں آج تجھے حکم دیتا ہوں: کہیں ایسا نہ ہو کہ جب تو کھا کر سیر ہو جائے، اور اچھے اچھے گھر بنا کر ان میں بسنے لگے؛ اور جب تیرے مویشیوں کے ربوڑ اور تیری بھیڑ بکریوں کے گلے بڑھ جائیں، اور تیری چاندی اور تیرا سونا بڑھ جائے، اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ سب بڑھ جائے؛ تب تیرا دل مغرور ہو جائے، اور تو خداوند اپنے خدا کو بھول جائے.... اور تو اپنے دل میں کہے، میری قوت اور میرے ہاتھ کی طاقت نے مجھے یہ دولت بخشی ہے.... اور یوں ہوگا کہ اگر تو کسی طرح بھی خداوند اپنے خدا کو بھول جائے، اور دوسرے معبودوں کے پیچھے چل کر ان کی خدمت کرے اور ان کو سجدہ کرے، تو میں آج تمہارے خلاف گواہی دیتا ہوں کہ تم ضرور ہلاک ہوگے۔ جس طرح وہ قومیں جو خداوند تمہارے سامنے ہلاک کرتا ہے، اسی طرح تم بھی ہلاک ہوگے؛ اس لیے کہ تم اپنے خداوند خدا کی آواز کے فرمانبردار نہ ہوئے۔' استثنا 11:8-14، 17، 19، 20۔

یہودی قوم نے اس تنبیہ پر کان نہ دھرا۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا اور اس کے نمائندوں کی حیثیت سے اپنی بلند سعادت کو نظر انداز کر دیا۔ جو برکتیں انہیں ملی تھیں وہ دنیا کے لیے کسی برکت کا سبب نہ بنیں۔ اپنے تمام امتیازات انہوں نے اپنی ہی بڑائی کے لیے مخصوص کر لیے۔ انہوں نے خدا سے وہ خدمت چھین لی جو وہ ان سے چاہتا تھا، اور اپنے ہمنوع انسانوں کو دینی رہنمائی اور ایک مقدس نمونے سے محروم کر دیا۔ طوفان سے پہلے کی دنیا کے باشندوں کی طرح وہ اپنے شریر دلوں کے ہر خیال کے پیچھے چل پڑے۔ یوں انہوں نے مقدس چیزوں کو مذاق بنا دیا، یہ کہتے ہوئے، 'خداوند کی ہیکل، خداوند کی ہیکل، یہی ہیں' (یرمیاہ 7:4)، اور اسی وقت وہ خدا کے کردار کو بگاڑ رہے تھے، اس کے نام کی بے حرمتی کر رہے تھے، اور اس کے مقدس مقام کو آلودہ کر رہے تھے۔

جو باغبان خداوند کے تاکستان کی نگرانی پر مقرر کیے گئے تھے، اپنی سپرد شدہ امانت کے وفادار نہ رہے۔ کاہن اور معلمین قوم کو وفاداری سے تعلیم نہیں دیتے تھے۔ وہ لوگوں کے سامنے خدا کی نیکی اور رحمت، اور اُس کے اس حق کو کہ وہ ان کی محبت اور خدمت کا مستحق ہے، نمایاں نہ رکھتے۔ یہ باغبان اپنے ہی جلال کے خواہاں تھے۔ وہ تاکستان کے پھل اپنے لیے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ان کی ساری کوشش یہی تھی کہ توجہ اور تعظیم اپنی طرف کھینچیں۔

اسرائیل کے ان رہنماؤں کا قصور عام گنہگار کے قصور کی مانند نہ تھا۔ یہ لوگ خدا کے حضور نہایت سنجیدہ ذمہ داری کے تحت کھڑے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کیا تھا کہ 'یوں فرماتا ہے خداوند' کی تعلیم دیں اور سخت اطاعت کو اپنی عملی زندگی میں لائیں۔ یہ کرنے کے بجائے وہ صحیفوں کو مسخ کر رہے تھے۔ انہوں نے لوگوں پر بھاری بوجھ لاد دیے، ایسی رسوم نافذ کیں جو زندگی کے ہر قدم تک جا پہنچتی تھیں۔ لوگ مسلسل بے قراری میں رہتے تھے، کیونکہ وہ ان شرائط کو پورا نہ کر سکتے تھے جو ربیوں نے مقرر کی تھیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ انسان کے بنائے ہوئے احکام کو نبھانا ناممکن ہے تو وہ خدا کے احکام کے بارے میں بے پروا ہو گئے۔

خداوند نے اپنی قوم کو ہدایت کی تھی کہ وہ انگور کے باغ کا مالک ہے، اور یہ کہ ان کی تمام املاک انہیں امانت کے طور پر دی گئی ہیں تاکہ وہ انہیں اُس کے لیے استعمال کریں۔ مگر کاہنوں اور معلموں نے اپنے مقدس منصب کے فرائض اس طرح انجام نہ دیے جیسے کہ وہ خدا کی ملکیت سے معاملہ کر رہے ہوں۔ وہ منظم طور پر ان وسائل اور سہولتوں سے، جو اُس کے کام کی ترقی کے لیے

انہیں سپرد کی گئی تھیں، اسے محروم کر رہے تھے۔ ان کی حرص اور لالچ نے انہیں یہاں تک کہ بت پرستوں کی نظر میں بھی باعثِ حقارت بنا دیا۔ یوں اقوامِ غیر کو موقع ملا کہ وہ خدا کے کردار اور اُس کی بادشاہی کے قوانین کی غلط تعبیر کریں۔

پدرانہ دل کے ساتھ خدا نے اپنی قوم کو برداشت کیا۔ وہ کبھی رحمتیں عطا کر کے اور کبھی اُنہیں روک کر اُن سے التجا کرتا رہا۔ صبر کے ساتھ اُن کے گناہوں کو اُن کے سامنے رکھتا رہا، اور حلم سے اُن کے اقرار کا انتظار کرتا رہا۔ خدا کے حق کی تاکید کے لیے باغبانوں کے پاس انبیا اور پیغامبر بھیجے گئے؛ لیکن اُن کا خیرمقدم کرنے کے بجائے اُن کے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک کیا گیا۔ باغبانوں نے انہیں ستایا اور قتل کر دیا۔ خدا نے مزید پیغامبر بھیجے، مگر اُن کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا جو پہلے والوں کے ساتھ ہوا تھا، البتہ باغبانوں نے اور بھی زیادہ پختہ عداوت کا مظاہرہ کیا۔

"آخری تدبیر کے طور پر، خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا اور فرمایا، 'وہ میرے بیٹے کی تعظیم کریں گے۔' لیکن اُن کی مخالفت نے انہیں کینہ توڑ بنا دیا تھا، اور انہوں نے آپس میں کہا، 'یہ وارث ہے؛ اُو، اسے قتل کر دیں، اور اس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔' پھر ہم ہی رہ جائیں گے کہ تاکستان سے لطف اٹھائیں اور اس کے پھل کے ساتھ جو چاہیں کریں۔"

یہودی حاکم خدا سے محبت نہیں کرتے تھے؛ لہذا وہ اپنے آپ کو اُس سے جدا کر بیٹھے، اور منصفانہ تصفیے کے لیے اُس کی تمام پیشکشوں کو رد کر دیا۔ مسیح، خدا کا محبوب، تاکستان کے مالک کے حقوق منوانے آیا؛ مگر باغبانوں نے اُس کے ساتھ نمایاں حقارت سے پیش آتے ہوئے کہا، ہم نہیں چاہتے کہ یہ شخص ہم پر حکومت کرے۔ وہ مسیح کے حسن کردار سے حسد کرتے تھے۔ اُس کا طریقہ تعلیم اُن کے طریقے سے کہیں برتر تھا، اور وہ اُس کی کامیابی سے خائف تھے۔ اُس نے انہیں ملامت کی، اُن کی ریاکاری بے نقاب کی، اور انہیں ان کی روش کے یقینی نتائج دکھائے۔ اس سے وہ دیوانگی تک برانگیختہ ہو گئے۔ وہ اُن جھڑکیوں سے تلملا اٹھے جنہیں وہ خاموش نہیں کرا سکتے تھے۔ وہ راستبازی کے اُس بلند معیار سے نفرت کرتے تھے جو مسیح برابر پیش کرتا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ اُس کی تعلیم انہیں ایسی جگہ لا کھڑا کرتی ہے جہاں اُن کی خودغرضی بے نقاب ہو جائے گی، اور انہوں نے اُسے قتل کرنے کا عزم کر لیا۔ وہ اُس کی سچائی اور پارسائی کے نمونے سے، اور اُس کے ہر کام میں ظاہر ہونے والی بلند روحانیت سے نفرت کرتے تھے۔ اُس کی پوری زندگی اُن کی خودغرضی کے لیے ایک ملامت تھی، اور جب آخری آزمائش آئی—ایسی آزمائش جس کا مطلب ابدی زندگی کے لیے اطاعت یا ابدی موت کے لیے نافرمانی تھا—تو انہوں نے اسرائیل کے قدوس کو رد کر دیا۔ جب اُن سے مسیح اور برابا میں سے انتخاب کرنے کو کہا گیا، تو وہ چلا اٹھے، 'ہمارے لیے برابا کو رہا کر!' لوقا 23:18 اور جب پیلاطس نے پوچھا، 'پھر میں یسوع کے ساتھ کیا کروں؟' تو وہ سختی سے چلائے، 'اُسے مصلوب کیا جائے۔' متی 27:22۔ 'کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟' پیلاطس نے پوچھا، اور کاہنوں اور حاکموں کی طرف سے جواب آیا، 'ہمیں قیصر کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔' یوحنا 19:15۔ جب پیلاطس نے اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا، 'میں اس راستباز شخص کے خون سے بے قصور ہوں،' تو کاہنوں نے جاہل ہجوم کے ساتھ مل کر جوش سے کہا، 'اس کا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہو۔' متی 27:24، 25۔

یوں یہودی رہنماؤں نے اپنا انتخاب کر لیا۔ ان کے فیصلے کا اندراج اُس کتاب میں ہو گیا تھا جسے یوحنا نے اُس کے ہاتھ میں دیکھا جو تخت پر بیٹھا تھا، وہ کتاب جسے کوئی انسان کھول نہیں سکتا تھا۔ اپنی پوری انتقام جویانہ شدت کے ساتھ یہ فیصلہ اُس دن ان کے سامنے ظاہر ہوگا جب یہوداہ کے قبیلے کا شیر اس کتاب کی مہر کھولے گا۔

یہودی قوم اس خیال کو عزیز رکھتی تھی کہ وہ آسمان کی منظور نظر ہے، اور یہ کہ وہ ہمیشہ خدا کی جماعت کے طور پر سرفراز کی جائے گی۔ وہ اعلان کرتے تھے کہ وہ ابراہیم کی اولاد ہیں، اور ان کو اپنی خوشحالی کی بنیاد اتنی مضبوط نظر آتی تھی کہ وہ زمین و آسمان کو بھی یہ کہہ کر للکارتے تھے کہ ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کر کے دکھاؤ۔ لیکن بے وفائی کی زندگی گزار کر وہ

آسمانی مذمت اور خدا سے جدائی کے لیے خود کو تیار کر رہے تھے۔

تاکستان کی تمثیل میں، جب مسیح نے کاہنوں کے سامنے اُن کی بدکاری کی انتہا پیش کر دی، تو اُن سے یہ سوال کیا: "پس جب تاکستان کا مالک اُنے گا تو وہ اُن باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟" کاہن بڑے انہماک کے ساتھ اس بیان کو سن رہے تھے، اور موضوع کا اپنے ساتھ تعلق سوچے بغیر انہوں نے لوگوں کے ساتھ مل کر جواب دیا، "وہ اُن شریر آدمیوں کو برے حال سے ہلاک کرے گا، اور اپنا تاکستان دوسرے باغبانوں کے سپرد کر دے گا جو اپنے موسموں میں اُس کے لئے پھل دیں گے۔"

انجانے میں انہوں نے اپنے ہی انجام کا فیصلہ دے دیا تھا۔ یسوع نے ان پر نظر ڈالی، اور اس کی پرکھتی ہوئی نگاہ کے نیچے وہ جان گئے کہ وہ ان کے دلوں کے راز پڑھ رہا تھا۔ اس کی الوہیت ایک ناقابل انکار قوت کے ساتھ ان کے سامنے چمک اٹھی۔ انہوں نے باغبانوں میں اپنی ہی تصویر دیکھی، اور بے اختیار پکار اٹھے، 'خدا نہ کرے!'

مسیح نے سنجیدگی اور افسوس کے ساتھ پوچھا، "کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی یہ نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرہ بن گیا؛ یہ خداوند کی طرف سے ہوا ہے اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور ایسی قوم کو دی جائے گی جو اس کے پھل پیدا کرے۔ اور جو کوئی اس پتھر پر گرے گا ٹوٹ جائے گا؛ مگر جس پر یہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔"

اگر لوگوں نے اُنہیں قبول کیا ہوتا تو مسیح یہودی قوم کی تباہی کو ٹال دیتے۔ مگر حسد اور رقابت نے انہیں ناقابل مصالحت بنا دیا۔ انہوں نے تہہ نہ کر لیا کہ وہ ناصرت کے یسوع کو مسیح کے طور پر قبول نہ کریں گے۔ انہوں نے دنیا کے نور کو رد کر دیا، اور اس کے بعد ان کی زندگیاں آدھی رات کی تاریکی جیسی سیاہی میں گھر گئیں۔ پیش گوئی کی گئی تباہی یہودی قوم پر نازل ہوئی۔ ان کے اپنے بے قابو، شدید جذبات نے ان کی بربادی کر ڈالی۔ اپنے اندھے غصے میں انہوں نے ایک دوسرے کو ہلاک کر دیا۔ ان کے سرکش اور ہٹ دھرم غرور نے اُن پر اُن کے رومی فاتحین کا قہر نازل کر دیا۔ یروشلم تباہ کر دیا گیا، ہیکل کھنڈر بنا دی گئی، اور اس کا مقام کھیت کی طرح ہل چلا دیا گیا۔ یہوداہ کے فرزند بدترین طریقوں سے موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ لاکھوں لوگ بیچ دیے گئے تاکہ غیر قوموں کی سرزمینوں میں غلامی کریں۔

ایک قوم کی حیثیت سے یہودی خدا کے مقصد کی تکمیل میں ناکام رہے تھے، اور تاکستان ان سے لے لیا گیا۔ جن مراعات کا انہوں نے غلط استعمال کیا تھا اور جس کام کو انہوں نے حقیر جانا تھا، وہ دوسروں کے سپرد کر دیے گئے۔

"تاکستان کی تمثیل صرف یہودی قوم پر ہی منطبق نہیں ہوتی۔ اس میں ہمارے لیے بھی سبق ہے۔ اس نسل میں کلیسیا کو خدا نے عظیم مراعات اور برکتیں عطا کی ہیں، اور وہ اس کے مطابق پھل کی توقع کرتا ہے۔" مسیح کی تمثیلوں کے اسباق۔ 284-296۔

کتاب یوئیل دنیا کے آخر میں پچھلی بارش کی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہے۔ پچھلی بارش مکاشفہ باب چودہ کے تیسرے فرشتے کا، خدا کی طرف سے دیا گیا آخری تنبیہی پیغام ہے۔ اگرچہ پچھلی بارش تیسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتی ہے، یہ الوہیت اور انسانیت کے درمیان رابطے کے عمل کی بھی نمائندگی کرتی ہے، جس کی علامتیں زکریاہ کا سنہرا تیل، پہلی اور پچھلی بارشیں، مذبح کی آگ اور دیگر تمثیلات ہیں۔ پچھلی بارش محض ایک پیغام اور خدا اور انسان کے درمیان رابطے کا عمل ہی نہیں، بلکہ یہ بائبل کے مطالعے کی وہ واحد مقدس "طریقہ کار" بھی ہے جو خدا کے کلام میں برقرار رکھی گئی ہے۔ یہ طریقہ کار یسعیاہ کے "سطر بہ سطر" کے اصول کی صورت میں باب اٹھائیس میں ملتا ہے۔

قدیم اور جدید دونوں اسرائیل کے آغاز میں، خدا، جو "باغبان" ہے، اسرائیل کو "بیابان" سے نکال لایا۔ چلے مصر میں چار سو تیس برس کی اسیری ہو یا 538 سے 1798 تک کے تاریک دور کی اسیری، اسرائیل کو "بیابان" سے باہر نکالا گیا، کیونکہ "بیابان" غلامی اور اسیری کی علامت ہے۔ چلے قدیم جسمانی اسرائیل ہو یا جدید روحانی اسرائیل، خدا نے انہیں بیابانی اسیری سے رہائی دی اور انہیں "اپنی چنی ہوئی ملکیت، خداوند کے تاختستان" کے طور پر "قائم" کیا—کہ وہ کاہن اور شہزادے ہوں—جن کے سپرد "خدا کے اقوال" کی نمائندگی کرنے کا امتیاز "سونپا گیا تھا"۔ قدیم اسرائیل کے لیے یہ "اقوال" شریعت تھی، اور جدید اسرائیل کے لیے شریعت بھی اور نبوتیں بھی۔

"خدا نے اس زمانہ میں اپنی کلیسیا کو، جس طرح اُس نے قدیم اسرائیل کو بلایا تھا، اِس لیے بلایا ہے کہ وہ زمین میں نور کے طور پر قائم رہے۔ حق کے زور اور شگاف ڈالنے والے آلے کے ذریعے، پہلے، دوسرے، اور تیسرے فرشتے کے پیغامات سے، اُس نے انہیں کلیسیاؤں سے اور دنیا سے الگ کیا ہے تاکہ انہیں اپنے ساتھ ایک مقدس قربت میں لے آئے۔ اُس نے انہیں اپنی شریعت کا امین بنایا ہے اور اِس زمانہ کے لیے نبوت کی عظیم سچائیاں اُن کے سپرد کی ہیں۔ جیسے مقدس الہامات قدیم اسرائیل کے سپرد کیے گئے تھے، ویسے ہی یہ ایک مقدس امانت ہیں جو دنیا تک پہنچائی جانی ہیں۔ مکاشفہ 14 کے تین فرشتے اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو خدا کے پیغامات کے نور کو قبول کرتے ہیں اور اُس کے عاملوں کے طور پر نکل کھڑے ہوتے ہیں تاکہ ساری زمین کے طول و عرض میں اِس انتباہ کی منادی کریں۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 455۔

جدید اسرائیل کو یہ مقرر کیا گیا تھا کہ وہ آخری بارش کی قدرت کے تحت تیسرے فرشتے کی بلند پکار کا اعلان کرے، اور روح القدس کی قدرت کے تحت اپنے ذاتی تجربے میں مسیح کے کردار کا اظہار کرے۔ تیسرے فرشتے کی بلند پکار آخری بارش کے افاضہ کے دوران پوری ہوتی ہے، ایسے وقت میں جب بابل کی مے سے مست لوگوں کا ایک طبقہ آخری بارش سے متعلق امن و سلامتی کا جھوٹا پیغام پھیلا رہا ہوتا ہے۔ یہ یسعیاہ کے افرائیم کے شرابی اور یوایل کے شراب نوش ہیں جن کے منہ سے نئی مے کٹ گئی ہے۔ آخری بارش کا سچا پیغام قبول کرنے والوں کی نمائندگی دانی ایل، میشائیل، حننیاہ اور عزریاہ کرتے ہیں جنہوں نے آسمانی خوراک کے لیے بابل کی خوراک کو رد کر دیا۔ یہ وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں جو موسیٰ اور برہ کا، بلکہ تاختستان کا بھی، گیت گاتے ہیں، کیونکہ تاختستان کی تمثیل قدیم اسرائیل کے عہد کی ابتدا میں موسیٰ کی تاریخ میں پوری ہوئی، اور قدیم اسرائیل کے عہد کے اختتام پر برہ کی تاریخ میں پھر سے پوری ہوئی۔

اتاج ای د ژوہچ وک موق ی ک دەق قباس ہک ہ ات وہ رپ سات مات تخا اک نات س کات تی گ  
ن ہدن بے ک یداش ہت اس کے دن وادخ وک موق ی ک دەق ہک بچ، ہے اتاج اھدن اب  
ےئگ رم وچ نارود کے کنادرگرس ی ک سرب سی ل اچ سی م ناب اب بے دن وادخ۔ ہے اہر  
نا ہو بچ اھدن اب دەق ہت اس کے عوشی تقو ی سا نیع روا، ایک زاد نارطن سی ہنا  
دے قالط وک لیئارسا می دق دن وادخ۔ ہت ہل او ہنرم وچ اھت اہر دے قالط وک سوگول  
ی نیع افلا۔ اھت اہر رک یداش ہے س ای سی لک یحی سم ہو بچ تقو ی سا نیع اھت اہر  
ہرب ی گدن ئامن ی ک اگی موارو ہے اترک ی سوم ی گدن ئامن ی ک خیرات ی ک ادتبا  
لی ثمت ی ک نات س کات ہو ی ہے اترک ی گدن ئامن سونود ہو ی ک خیرات سچ۔ ہے اترک  
ہرب روا ی سوم اک فیشاکم ان حوی، نات س کات تی گ اک ہای عسی اذل؛ ہے خیرات ی ک  
ہے تی گ اک

ہم ان خیالات کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

یہ بہن وانٹ کے الفاظ نہیں، بلکہ خداوند کے الفاظ ہیں، اور اس کے قاصد نے یہ مجھے تم تک پہنچانے کے لیے دیے ہیں۔ خدا تمہیں پکارتا ہے کہ اب اس کے مقاصد کے خلاف کام نہ کرو۔ ان لوگوں کے بارے میں بہت سی ہدایات دی گئیں جو خود کو مسیحی کہتے ہیں جبکہ وہ شیطان کی صفات ظاہر

کرتے ہیں، روح، قول اور عمل میں حق کی پیش رفت کی مخالفت کرتے ہیں، اور یقیناً اسی راستے پر چل رہے ہیں جہاں شیطان انہیں لے جا رہا ہے۔ اپنے دل کی سختی میں انہوں نے اختیار پر قبضہ کر لیا ہے جو کسی طور ان کا نہیں، اور جیسے انہیں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ عظیم معلم فرماتا ہے، 'میں الٹ دوں گا، الٹ دوں گا، الٹ دوں گا۔' بیٹل کریک میں لوگ کہتے ہیں، 'خداوند کی ہیکل، خداوند کی ہیکل ہم ہی ہیں' مگر وہ عام آگ استعمال کر رہے ہیں۔ ان کے دل خدا کے فضل سے نرم اور مطیع نہیں کیے گئے۔ مینوسکرپٹ ریلیزز، جلد 13، صفحہ 222۔

خدا کے صبر کا ایک مقصد ہے، مگر تم اسے ناکام بنا رہے ہو۔ وہ ایسے حالات کو آنے دے رہا ہے جنہیں تم چاہو گے کہ بعد میں کسی طرح روکے جائیں، مگر تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ خدا نے ایلیاہ کو حکم دیا کہ وہ ظالم اور فریب کار حزائیل کو شام پر بادشاہ کے طور پر مسح کرے تاکہ وہ بت پرست اسرائیل کے لیے کوڑے کی مانند ہو۔ کون جانتا ہے کہ کہیں خدا تمہیں انہی فریبوں کے حوالے نہ کر دے جنہیں تم پسند کرتے ہو؟ کون جانے کہیں ایسا نہ ہو کہ وفادار، ثابت قدم اور سچے مبلغین ہی آخری ہوں جو ہماری ناشکرا کلیسیاؤں کو سلامتی کی خوشخبری پیش کریں؟ ممکن ہے کہ تباہ کرنے والے پہلے ہی شیطان کے ہاتھوں تربیت پا رہے ہوں اور محض چند مزید علم برداروں کے رخصت ہونے کے منتظر ہوں تاکہ ان کی جگہ لے لیں، اور جھوٹے نبی کی آواز سے پکاریں، 'سلامتی، سلامتی، جبکہ خداوند نے سلامتی نہیں کہی۔ میں شاذونادر روتا ہوں، مگر اب میری آنکھیں آنسوؤں سے دھندلا گئی ہیں؛ جب میں لکھ رہا ہوں تو وہ میرے کاغذ پر گر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ عن قریب ہمارے درمیان سب نبوتیں ختم ہو جائیں، اور وہ آواز جس نے لوگوں کو جھنجھوڑا ہے اب ان کی نفسانی خوابِ غفلت کو مزید نہ چھیڑے۔

جب خدا زمین پر اپنا عجیب کام کرے گا، جب مقدس ہاتھ تابوت کو مزید نہ اٹھائیں گے، تب لوگوں پر افسوس ہوگا۔ اے کاش تو بھی، ہاں تو ہی، اپنے اسی دن میں ان باتوں کو جانتا جو تیری سلامتی سے تعلق رکھتی ہیں! اے کاش ہماری قوم نینوہ کی طرح اپنی پوری قوت سے توبہ کرے اور اپنے پورے دل سے ایمان لائے تاکہ خدا اپنا شدید غضب ان سے پھیر دے۔ گواپیاں، جلد 5، 77۔

اگر تم دل کی ہٹ دھرمی کو پالتے ہو، اور غرور اور خود راستبازی کے باعث اپنی خطاؤں کا اقرار نہیں کرتے، تو تم شیطان کی آزمائشوں کے تابع چھوڑ دیے جاؤ گے۔ جب خداوند تمہاری خطائیں آشکار کرے اور تم نہ توبہ کرو نہ اقرار، تو اس کی مشیت تمہیں بار بار اسی میدان سے گزارے گی۔ تمہیں اسی نوعیت کی غلطیاں کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا، تم حکمت سے محروم رہو گے، اور گناہ کو راستبازی کہو گے اور راستبازی کو گناہ۔ ان آخری ایام میں جو بے شمار دھوکے غالب ہوں گے وہ تمہیں گھیر لیں گے، اور تم رہنما بدل دو گے، اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی کہ تم نے ایسا کیا ہے۔ ریویو اینڈ بیرلڈ، 16 دسمبر، 1890۔